سوال

خطبہ جمعہ کا غیر عربی زبان میں ترجمہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ خطبہ جمعہ کا ہماری ملکی زبان مین ترجمہ جائز ہے یا نہیں ؟ کچھ لوگ اسے جائز بتاتے ہیں اور کچھ ناجائز تو سوال یہ ہے کہ اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے ؟ (فیدونا افادکم اللہ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

علماء کرام علیہ السلام کا جمعہ وعیدین کے خطبوں کے عجمی زبانوں میں ترجموں کے بارے میں اختلاف ہے اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک یہ ممنوع ہے اورانہوں نے اسے ممنوع قرار دیا ہے تاکہ عربی زبان باقی رہے اس کی حفاظت ہوسکے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کے طریقہ کے مطابق خطبے عربی میں دیئے جایئں خواہ عجمی ممالک ہو یا غیر عجمی اور پھر عربی زبان میں خطبہ دینے سے لوگوں میں عربی زبان سیکھنے کا شوق بھی پیدا ہوگا ۔ دیگر اہل علم کا نقطہ نظر یہ ہے کہ خطبوں کا عربی زبان میں ترجمہ بھی جائز ہے جب کہ سامعین یا ان کی اکثریت عربی زبان نہ جانتی ہو تاکہ وہ مقصود حاصل ہوسکے جس کے لئے جمعہ کا حکم ہے اوروہ یہ کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ شریعت کے اوامر اور نواہی کو پہنچا دیا جائے اخلاق کریمہ اور صفات حمیدہ کی تلقین کی جائے اوران کی خلاف ورزی سے بچنے کی تنبیہ کی جائے اوراس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ الفاظ ورسوم کی پابندی کی بجائے معانی ومقاصد کی پابندی زیادہ افضل اور زیادہ واجب ہے خصوصاً جب کہ سامعین عربی زبان کا اہتمام کرنے والے نہ ہوں اور خطیب کا عربی میں خطبہ بھی ان میں عربی زبان کے سیکھنے کا شوق پیدا نہ کرے تو اس سے مقصود حاصل نہ ہوگا اور عربی زبان میں خطبہ کے بقاء کا مطلوب حاصل نہ ہوگا تو اس سے غور کرنے والے کے سامنے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ سامعین میں مروج ان زبانوں میں خطبہ جن کو وہ جانتے ہوں اور جن سے وہ معنی ومراد کو سمجھ جاتے ہوں زیادہ موزوں اور لائق اتباع ہے خصوصاً جب کہ ترجمہ نہ کرنے سے نزاع اور جھگڑے کے پیدا ہونے کا بھی اندیشہ ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان حالات میں حصول مصلحت اور دفع مفسدت کے لئے ترجمہ ضروری ہے ۔ اگر سامعین میں کچھ لوگ عربی جاننے والے بھی ہوں تو پھر خطیب کے لئے موزوں یہ ہے کہ وہ دونوں زبانوں کو استعمال کرے خطیب خطبہ عربی زبان میں دے اور پھر دوسری زبان میں جسے سامعین سمجھتے ہوں دوہرائے اس سے دونوں مصلحتیں جمع ہوجائیں گی ہر طرح کی مضرت کی نفی ہوجائے گی اور سامعین میں ہر طرح کا نزاع بھی ختم ہوجائے گا ۔ شریعت مطہرہ کے بہت سے دلائل سے یہی ثابت ہوتا ہے ان میں سے ایک دلیل تو یہی ہے جو بیان کی جاچکی ہے کہ خطبہ سے مقصود سامعین کو نفع پہنچانا اللہ تعالیٰ کے حقوق یاد دلانا اس کی طرف دعوت دینا اورانہیں ان امور کے ارتکاب سے ڈرانا ہے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے اوریہ مقصد اسی صورت میں حاصل ہوسکتا ہے کہ خطبہ میں ایسی زبان استعمال کی جائے جسے سامعین سمجھتے ہوں دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام رسولوں کو ان کی قوموں کی زبانوں کے ساتھ معبوث فرمایا تاکہ وہ ان کی زبانوں میں ان تک اللہ تعالیٰ کی مراد کو پہنچا دیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوۡمِهٖ لِيُبَيِّنَ ٤ ... سورة ابراهيم

"اور ہم نے کوئی پیغمبر نہیں بھیجا مگر (وہ) اپنی قوم کی زبان بولتا تھا تاکہ انہیں (احکام الٰہی) کھول کھول کر بتا دے نیز فرمایا:

الٓرٰ كِتٰبٌ اَنۡزَلۡنٰهُ اِلَيۡكَ لِتُخۡرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ اِلٰى صِرَاطِ الۡعَزِيۡزِ الۡحَمِيۡدِ ١ ... سورة ابراهيم

(یہ) ایک (پر نور) کتاب (ہے) اس کو ہم نے آپ پر اس لئے نازل کیا ہے کہ لوگوں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائیں (یعنی) ان کے پروردگار کے حکم سے غالب اور قابل تعریف (اللہ) راستے کی طرف ۔ اور جب وہ اللہ تعالیٰ کی مراد کو جانیں گے ہی نہیں تو انہیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جانا کس طرح ممکن ہوگا؟ اس سے معلوم ہوا کہ اس کے بغیر اور کوئی چارہ نہیں کہ مراد الٰہی کو سمجھانے کے لئے اس کا لوگوں کی ان زبانوں میں ترجمہ کیا جائے جنہیں وہ سمجھتے ہوں اور ان کے لئے اصل زبان شریعت کو سمجھنا آسان نہ ہو تو ضروری ہے کہ ان کے سامنے ان کی اپنی زبان میں یہ وضاحت کردی جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ان پر کیا کیا حق ہے؟ چنانچہ اس سلسلہ میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن ثابت کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ یہودیوں کی زبان سیکھ لیں تاکہ آپ ان کی زبان میں ان سے خط وکتابت کرکے ان پر حجت تمام کردیں اور اگر ان کی طرف سے خطوط آئیں تو وہ انہیں پڑھ کر آپ کو سنا سکیں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین نے جب بلاد عجم فارس وروم سے جہاد کیا تو اس وقت تک لڑائی نہ کی جب تک مترجمین کے واسطہ سے انہیں اسلام کی دعوت نہ دے لی اور جب انہوں نے عجمی ملکوں کو فتح کرلیا تو انہوں نے لوگوں کو عربی زبان میں دعوت الی اللہ دی لوگوں کو عربی زبان سیکھنے کا حکم دیا جو عربی زبان نہ سیکھ سکا اسے اس کی زبان میں دعوت دی اور اس تک زبان میں دین کے پیغام کو پہنچا دیا جسے وہ سمجھتا تھا اس سے حجت تمام ہوگئی اور معذرت ختم ہوگئی تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ترجمہ کی راہ کو اختیار کئے بغیر چارہ نہیں خصوصاً اس آخری دور میں اس غربت اسلام کے عہد میں جب کہ ہر قوم نے اپنی ہی مضبوطی سے تھام رکھا ہے تو آج ترجمہ کی ضرورت اور اہمیت بہت بڑھ چکی ہے اور اس کے بغیر داعی دعوت کے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا ہی نہیں سکتا اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ مسلمانوں کو----خواہ وہ کہیں بھی ہوں------یہ توفیق بخشے کہ وہ اپنے دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں شریعت کو مضبوطی سے تھام کر استقامت کا مظاہرہ کریں مسلمانوں کے حکمرانوں کی بھی اللہ تعالیٰ اصلاح فرمائے اپنے دین کو فتح ونصرت سے نوازے اور اپنے دشمنوں کو ذلت ورسوائی سے دوچار کرے انہ جواد کریم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص542

محدث فتویٰ